Shamsul Arfin, Asst prof (Guest Faculty), Department of Urdu, Raja Singh College,Siwan
Study material for B-A Part-1, Paper-1

ناول

قصہ جب تک خوابوں اور خیالوں کی بھول بھلیاں میں گم رہا داستان کہلایا۔ جب اس سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں داخل ہوا تو ناول کے نام سے جانا جانے لگاگویا ناول داستان کی ترقی یافتہ شکل ہے۔ناول وہ نثری قصہ ہے جس میں ہماری زندگی کی ہوبہو تصویر پیش کی گئی ہو۔ پیدائش سے لے کروفات تک انسان جن بھی حالات سے ہو کر گزرتا ہے یا اسےزندگی میں جو بھی معاملات پیش آتے ہیں وہ سب ناول کا موضوع ہے۔آسان لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ناول میں زندگی کے سارے روپ دیکھے جا سکتے ہیں۔

ناول اطالوی زبان کے لفظ ناویلا

سے بنا ہے ہے جس کے معنی ی عجب اور انوکھی چیز کے ہیں ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان پرانے انداز کے قرضے کی سو سے اکتا گیا تھا جب اس نے واقعہ سنا جس میں حقیقی زندگی کا عکس نظر آیا تھا اسے نیا کے نام سے یاد کیا۔اردو زبان میں ناول وسان فی ادب ہے جس میں زندگی کی پوری کہانی بیان کی گئی ہو انگلستان کی مصنفہ کلارا ریورس کہتی ہیں ناول اس زمانے کی زندگی اور معاشرت کی سچی تصویر ہے جس جمانے میں وہ لکھا جائے۔

ایچ جی ویلز کی رائے میں اچھے

ناول کی پہچان حقیقی زندگی کی پیشکش ہے سر والٹر ریلے روزمرہ کی زندگی کو ناول کا موضوع بناتے ہیں اور حقیقت نگاری کو اس کے لئے قرار دیتے ہیں مولوی نذیر احمد نے بہت ہی کم لفظوں میں یہ بات بیان کی ہے کہ جس روز سے آدمی پیدا ہوتا ہے اس وقت سے مرنے تک اس کو جو باتیں پیش آتی ہیں اور جس طرح انسان کے حالات بدلتے رہتے ہیں اس کا بیان ہی ناول ہے۔

ناول کے اجزائے ترکیبی

کسی بھی بھی سندھ کی خوبیاں اور یا خامیوں کو جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان اجزا کو کو ذہن میں رکھا جائے جن سے بسنت مرکب ہے۔یعنی مکان کون سی چیزیں ہیں جن کا نہ اول میں پایا جانا بے حد ضروری ہے فن کے نقطہ نظر سے ایک ناول کے لیے ضروری ہے کہ اس میں میں قصہ سرکشی اور نقطہ نظر کو بہترین انداز میں پیش کیا جائے آئے اگر کسی نہ ملنے چیزیں موجود نہیں ہے تو اسے ایک بہترین عمل قرار نہیں دیا جاسکتا۔اس کے ساتھ ہی جمع ومکاں یعنی جگہ اور زمانہ اور ناول کی جان زبان یعنی اسلوب بیان یہ بھی بے حد ضروری ہے

قصہ:وہ بنیادی شے ہے جس کے بغیر کوئی ناول وجود میں نہیں آسکتا۔ کوئی قصہ، کوئی واقعہ، کوئی حادثہ ہی فنکار کو قلم اٹھانے پر مجبور کرتا ہے۔اگر ناول میں قصہ نہ ہوں تو

دلچسپی باقی نہ رہے گی۔قصہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پڑھنے والے کو بالکل سچا لگے جس سے زیادہ جان دار ہوگا کی دلچسپی اس میں اتنی ہی زیادہ ہوگی کہانی اس طرح آگے بڑھے کہ پڑھنے والا یہ جاننے کے لیے بہتر ہے آگے کیا ہونے والا ہے۔

پلاٹ:کسے کو ترتیب دینے کا نام پلاٹ ہے یعنی ایک دوسرے سے جوڑنے کا نام ہے ایک کامیاب ناول نگار یار باقیات کو اس طرح ترتیب دیتا ہے ہے یہ موتی دی لڑی میں پیروی جارہی ہوں ان واقعات میں ایسا تسلسل ہونا چاہیئے یے کہ ایک کے بعد دوسرا واقعہ بالکل اصل معلوم ہو ہو واقعی دوسرے میں پوری طرح پیوست ہو ہو تو اس کے پلاٹ کو مضبوطی اکٹھا ہوا کہیں گے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اولاد ڈھیلا ڈھالا کہلائے گا گا یہ فارسٹر نے پلاٹ کو ریڑھ کی ہڈی قراردیا ہے ہے پلاٹ یادوں یا تو سادہ ہوتا ہے یا مرکب جب بعض اوقات کسی ناول میں ایک قصہ بیان ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک سے زیادہ سے ایک ساتھ چلتے ہیں ایک سے زیادہ قصے کے کے قصے کے ایک ساتھ چلنے کی ہیئت کو کو مرکب کہتے ہیں ہیں

کردار نگاری: یہ ناول کا تیسرا اہم جز ہے۔ناول میں مسلسل واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جوکہ افراد قصہ کے ذریعے ہی ممکن ہیں ان افراد قصہ کو کردار کہتے ہیں۔کردار جتنے اصل زندگی کے قریب ہوں گے ناول اتنا ہی کامیاب ہوگا۔کردار دو خانوں میں تقسیم کیے تقسیم کیے جاتے ہیں ایک پیچیدہ دہ فرعون دوسرا سپاٹ فلیٹ انسان حالات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔جو کردار دار زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں وہ پیچیدہ یا راؤنڈ کردار کہےجاتے ہیں ۔ اور جو کردار کار پورے ناول میں ایک ہی سے رہتے ہیں ہیں یعنی جو زندگی کے صرف ایک پہلو پیش کرتے ہیں وہ فلیٹ یا سپاٹ کردار کہے جاتے ہیں ہیں۔

مکالمہ نگاری: ناول کے کردار آپس میں جو بات چیت کرتے ہیں وہ مکالمہ کہلاتی ہے ۔مکالمہ کے ذریعے ہم کردار کے دلوں کا حال جان پاتے ہیں اور انہیں کے سہارے قصّہ آگے بڑھتا ہے۔

مکالمہ کے سلسلے میں دو باتیں
ضروری ہیں۔پہلی یہ کہ مکالمہ غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو کہ انہیں پڑھنے میں اکتا جائیں۔دوسری بات بات اس سے بھی زیادہ ضروری ہے وہی کہ جس کے کردار کی زبان سے مکالمہ ادا ہو رہا ہوں اس کے حال کے مطابق ہو ہو مثلا عالم کے مکالمے ہونے چاہیے جیسے پڑھے لکھے آدمی کے ہوسکتے ہیں یہی مکالمہ ذہنی کیفیت کے آئینہ دار ہو جیسے کوئی شخص غصے کی حالت میں گفتگو کرتا ہے تو اس کا انداز بیان اس سے والا ہوتا ہے خوشی کی حالت میں کچھ اور اور ایک اچھے ناول کے لیے لئے ضروری ہے کہ اس کے مکالمے فطری موضوع اور مختصر ہو ہو نظیر احمد سرشار سوا اور پریم چند ہماری زبان کے نہایت کامیاب مکالمہ نگار ہیں

منظرکشی: منظر کشی ناول کو دلکش اور تاثیر پر تاثیر بنا دیتی ہے ہے منظر کشی کا مطلب یہ ہے کہ لکھنے والا کسی کہانی ی یا چیز کا نقشہ کچھ اس طرح کیجیئے کہ پورا منظر ہماری

آنکھوں کے سامنے آجائے آئے اگر کسی مقام یا واقعہ کا ذکر کیا جائے تو نعمل گار کو چاہیے کہ اس کی ہوبہو تصویر کھینچ دے جسے گمان ہو کہ وہ خود خود جائے واردات پر موجود ہے۔ اسے امراؤ جان ادا میں رسوا خان نے کوٹھے کا نقشہ ایسی کامیابی کے ساتھ بھیجا ہے کہ پورا ماحول ہمارے سامنے آجاتا ہے

نقطہ نظر: جسم میں خون کی طرح فنکار کے قلم سے نکلی ہوئی ایک ایک سطر میں میں جاری و ساری ہوتا ہے ہے ہر انسان خاص طور پر فنکار کائنات اور اس کی ہر شے کو اپنے زاویے سے دیکھتا ہے ہر معاملے میں اپنی رائے رکھتا ہے جب وہ کسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہے تو وہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اور اپنا نقطہ نظر واضح کرتا ہے مگر اگر نقطہ نظر ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ پڑھنے والے کو محسوس ہو کہ آپ اپنا نظریہ اس پر تھوپ رہے ہیں

زمان و مکان: جمع و مقان کون عمل کا اہم جز تسلیم کیا گیا ہے ہے زباں زمان و مکان کو بھی بعض ناقدوں نے ناول کے اجزائے ترکیبی میں شامل کیا ہے ہے کیونکہ کسے کے لیے یہ تعین لازمی ہے کہ کب جب وجود میں آیا. زمان ان یعنی زمانہ نہ اور مکان یعنی جگہ صبح کے ساتھ واقعات کی نوعیت بدلتی رہتی ہے اس لیے اس ناول میں ہونی چاہیے یے مثلا ہر جنگ ایک جیسی نہیں ہوسکتی دکھانا مقصود ہے تو اس کی نوعیت اور ہوگی جنگ پلاسی سی کا نقشہ کھینچنا ہے تواس کا اندازاس سے الگ ہوگا۔

اسلوب بیان:ناول کے اجزائے ترکیبی میں شامل نہ سہی لیکن ناول کے سلسلے میں یہ بات اتنی اہم ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا. ناول میں بناؤ سنگھار نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ قاری ان بھول بھلیوں میں الجھ کر رہ جائے گا اور قاری کی توجہ اصل موضوع سے بھٹک کرزبان کی آرائش میں الجھ جائیگی۔ کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ فکشن کی زبان آئینے کے مانند نہیں بلکہ کھڑکی میں لگے اسے شیشے کی مانند ہے جس سے آرپار صاف نظر آتا ہے۔

مذکورہ بالا اجزاء کسی بھی ناول کی تخلیق میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ناول کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تخلیق میں پیش کردہ اجزاء کو ملحوظ رکھا جائے۔ تبھی ناول کے فن کو معراج اتا کر سکینگے۔